Regd No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ — الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

۱۱ شعبان ۱۳۷۳ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۳/۸ | ۱۵ شہادت ۱۳۳۳ھ ش | ۱۵ اپریل ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

عام صحت تسلی بخش ہے مگر خفیف حرارت اور پیشاب میں شکر کی شکایت ابھی باقی ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۴ اپریل:- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے:-

"حضور کی عام صحت بہتر ہے۔ البتہ شام کے وقت ہلکی حرارت اور شام کے پیشاب میں شکر کے خفیف اثرات ابھی باقی ہیں" تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے:-

Hazrat's general condition good except light evening temperature and slight traces of sugar in evening urine

مختصرات

— پیرس ۱۴ اپریل:- امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے آج فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر بیدو سے بات چیت شروع کی۔ اس سے پہلے وہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے لنڈن میں بات چیت کر رہے ہیں۔

— لنڈن ۱۴ اپریل:- آج دار العوام میں وزیر خارجہ مسٹر ایڈن یورپ کی دفاعی برادری سے برطانیہ کے تعلقات کے بارہ میں ایک بیان دینے والے تھے۔

— تائیرینا ۱۴ اپریل:- البانیہ میں سات آدمیوں کو جاسوسی کرنے کے الزام میں موت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کو پھانسی دی جائے گی۔ اور باقی چھ آدمیوں کو گولی مار کر ہلاک کیا جائے گا۔

— سڈنی ۱۴ اپریل:- آسٹریلیا نے امریکی وزیر خارجہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے کہ روسی چین کی کارروائی سے جنوب مشرقی ایشیا کے لئے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا۔

شاہ سعود پاکستان کے دس روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے

کراچی میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ بارہ میل لمبے راستہ پر ہزاروں آدمی آپ کے خیر مقدم کیلئے کھڑے تھے

کراچی ۱۴ اپریل:- آج شام شاہ سعود پاکستان کے دس روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے۔ کراچی کے باشندوں نے آپ کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ آپ کے ہمراہ دس شہزادے چار وزیر اور ذاتی عملے کے اسی آدمی ہیں۔ پاکستان کی سرحد سے پاکستانی فضائیہ کے لڑاکا طیارے بھی آپ کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ آپ کا ہوائی جہاز پانچ بجکر سترہ منٹ پر کراچی کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ اس کے بعد پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر السید عبد الحمید خطیب ہوائی جہاز کے اندر شاہ کا خیر مقدم کرنے گئے۔ شاہ اور ان کے تمام ہمراہی سعودی عرب کا قومی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ہوائی جہاز سے باہر آنے کے بعد گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے آپ کا استقبال کیا۔ اس وقت آپ کو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ پاکستان کے جو ہوائی جہاز اس وقت ہوائی اڈہ پر پرواز کر رہے تھے انہوں نے بھی شاہ کو سلامی دی۔ گورنر جنرل نے مسٹر محمد علی وزیر اعظم سے شاہ کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد آپ گورنر جنرل کے ساتھ سلامی کے چبوترہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ نے بری بحری اور ہوائی فوجوں کے دستوں کی سلامی لی۔ بعد میں آپ نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے بعد آپ مرکزی وصوبائی وزراء، کراچی کے معزز شہریوں اور فوج کے سپہ سالاروں سے ملے۔ اس کے بعد آپ شاندار جلوس کی صورت میں ہوائی اڈہ سے گورنر جنرل ہاؤس روانہ ہو گئے۔ بارہ میل کے آراستہ راستہ پر ہزاروں شہری دو رویہ کھڑے تھے۔ آپ گورنر جنرل کے ساتھ سبز رنگ کی کھلی کار میں بیٹھے تھے۔ آپ سے پچھلی کار میں مسٹر محمد علی اور بڑے شہزادے بیٹھے تھے۔ اس کے بعد دس اور کاریں تھیں جن میں اور شہزادے تھے۔ آج سب سے پہلے وزیر اعظم مسٹر محمد علی آپ سے ملنے گئے۔ آج رات گورنر جنرل آپ کے اعزاز میں ایک دعوت دے رہے ہیں۔ شاہ سعود تیسرے مسلمان بادشاہ ہیں جو قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا دورہ کرنے آئے ہیں۔ آپ سے پہلے شاہ ایران اور شاہ عراق پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔

مشرقی بنگال کے طوفان زدہ لوگوں کیلئے امدادی فنڈ کا اجراء

ڈھاکہ ۱۴ اپریل:- مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق نے نکلشم کے طوفان زدہ علاقوں کے باشندوں کی امداد کے لئے ایک فنڈ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فنڈ وزیر اعلیٰ کا بنگالی امدادی فنڈ کہلائے گا۔ اس فنڈ کا انتظام ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے صوبہ کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔

مجلس مشاورت میں زائرین کی محدود تعداد کو کارروائی سننے کی اجازت ہوگی

احباب ٹکٹوں کے حصول کے لئے زور نہ دیں

ربوہ ۱۴ اپریل:- مکرم سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ افسوس ہے۔ کہ امسال مشاورت میں زائرین کی بہت محدود تعداد کو کارروائی سننے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ زائرین سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مشکل کو مدنظر رکھیں۔ اور ٹکٹوں کے حصول کے لئے زور نہ دیں۔

ایرانی تیل کی فروخت کے لئے عالمی تیل کمپنیوں کے نمائندوں کی ایرانی حکام سے بات چیت شروع ہو گئی!

تہران ۱۴ اپریل:- آج تہران میں ۸ بڑی عالمی تیل کمپنیوں نے ایرانی حکام سے بات چیت شروع کر دی۔ بات چیت کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایرانی تیل کی کھپت دوبارہ شروع کی جا سکے۔ ادھر سابق اینگلو ایرانین کمپنی نے اٹلی کو ایران کا تیل سپلائی کرنے کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا ہے اس کی پیشی ۱۳ مئی تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

پیر پگاڑو نے سندھ کے ایک ڈاکو کو سندھ پولیس کے حوالے کر دیا

حیدرآباد سندھ ۱۴ اپریل:- پیر پگاڑو نے سندھ کے ایک مشہور ڈاکو اللہ ڈینو سنگارو کو پکڑ کر سندھ پولیس کے حوالے کر دیا۔ اللہ ڈینو سنگارو دھوریا ہر کے علاقہ کا رہنے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اللہ ڈینو نے رحیم سنگارو کو فرار ہونے میں مدد دینے کے لئے حیدرآباد سندھ جیل پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

پانڈیچری میں بھارت کے حامیوں سے پولیس کا تصادم

نئی دہلی ۱۴ اپریل:- کل پانڈیچری میں فرانسیسی ہند کے بھارت سے الحاق کا مطالبہ کرنے کے لئے جلوس نکالے گئے۔ کئی جگہ ان جلوسوں کا پولیس سے تصادم ہوا۔ پولیس نے چالیس آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

ڈھاکہ ۱۴ اپریل:- آج مسٹر سہروردی نے وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق سے مزید بات چیت کی۔ یہ بات چیت صوبائی کابینہ میں توسیع کے بارہ میں تھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دستکاری پریس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

عن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الاعمال بالنیات و لکل امرئٍ ما نوٰی (بخاری)

ترجمہ - حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ اور ہر انسان کو اسی کا بدلہ ملتا ہے۔ جو اس کی نیت ہوتی ہے۔

انٹر احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام

دینیات کلاس

حسب سابق امسال بھی انشاء اللہ تعالے مورخہ ۷ جولائی سے ۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء تک احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ربوہ میں دینیات کلاس کا انعقاد ہوگا۔ تمام احمدی طلباء کا فرض ہے کہ وہ اس انتظام سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کلاس ۷ جولائی کو شروع ہو جائے گی۔ اس لئے طلباء ۶ جولائی کو ربوہ میں پہنچ جائیں

(۲) باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کا انتظام دارالضیافت (مہمان خانہ) میں ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ دو وقت کھانے کے اخراجات بیس روپے ہوں گے۔ اور صبح کے ناشتہ کو ملا کر ۳۰ روپے ہوں گے۔ اس کے لئے کم ازکم پانچ روپے مورخہ ۳۰ جون ۵۲ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر بھیجدیئے جائیں۔ ایک ہفتہ کے اندر آپ کو رسید بھیجدی جائے گی۔ باقی رقم ۶ جولائی کو ربوہ میں ادا کرنی ہوگی۔

(۳) جو طلباء اس خرچ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ مقامی امیر کی تصدیق سے مجھے اطلاع دیں۔

(۴) لیکچراروں کے علاوہ طلباء کے لئے خلافت لائبریری سے کتابیں برائے مطالعہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دارالمطالعہ کا بھی انتظام ہوگا جس میں چیدہ چیدہ تازہ اخبارات رکھے جائیں گے۔ شام کو کھیلوں کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔

(۵) میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء بھی اس کلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(۶) نوٹ لکھنے کے لئے کاپیاں لائیں۔ امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی دینیات کلاس کے نصاب کا جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔ تاکہ احباب کو معلوم ہو کہ اس کلاس میں شامل ہونا کتنا فائدہ مند ہے۔

محمد سعید بی۔ اے پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن مکان ۱۲/۱۹ گلی دھرم پورہ لاہور

سندھ سکرٹریٹ کراچی میں بھرتی کا نادر موقعہ

سندھ پبلک سروس کمیشن کراچی نے سندھ سکرٹریٹ میں ۸۰ کلرکوں کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدوار میٹرک پاس ہو۔ اور سندھ میں رہائش کا سرٹیفکیٹ Domicile certificate سندھ کے کسی ضلع کے کلکٹر کا جاری کردہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب قواعد اور فارم داخلہ وغیرہ سکرٹری پبلک سروس کمیشن کراچی سے طلب فرمائیں۔ (فدا محمد کراچی)

قیمت اخبار سالانہ ۲۴ روپے ہے اگر یکمشت ادا نہ کرنی ہو تو ۱۳ روپے ازرو ششماہی یا سات روپے سہ ماہی قیمت بھجوا دیا کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقوی کی راہ اختیار کرو

"چاہیئے کہ وہ تقوے کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقوے ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں۔ تو مغز شریعت تقوے ہی ہو سکتا ہے۔ تقوے کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ صادق انسان طلب صادق کی وجہ سے اعلےٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللّٰہ من المتقین۔ گویا اللہ تعالے متقیوں کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے۔ اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان اللّٰہ لا یخلف المیعاد پس جس حال میں تقوے کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک منفک شرط ہے۔ تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے۔ تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقوے کی راہوں پر قدم مارے۔ تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے۔ اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔"

(ملفوظات)

کسی کا نام فہرست انیس سالہ سے رہ نہ جائے

حضور ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کی تعمیل میں کہ سابقون الاولون کی جماعت میں سے کسی دوست کا نام فہرست انیس سالہ سے رہ نہ جائے۔ اور دفتر بھی اسی کوشش میں ہے۔ اسی وجہ سے اعلان کیا گیا تھا کہ احباب تسلی کرلیں کہ ان کا نام فہرست میں آگیا ہے۔ خواہ خود دفتر میں تشریف لاکر خواہ خط و کتابت کے ذریعہ۔ بعض احباب اپنا انیس سالہ حساب دریافت فرماتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ انہوں نے دسویں سال کا چندہ کہاں سے دیا تھا۔ اور اس کے بعد کہاں کہاں سے دیتے رہے۔ اس وجہ سے تلاش حساب میں بہت وقت لگتا ہے۔ پس آپ اپنا انیس سالہ حساب دریافت کریں۔ اور ضرور دریافت فرمائیں۔ مگر اپنے وعدوں کا پتہ دیں۔ تا جواب جلد دیا جائے۔ اور اگر آپ کے ذمہ بقایا ہو۔ تو اس کی اطلاع ملنے پر آپ ادا کر کے فہرست میں اپنا نام درج کرالیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

الشرکۃ الاسلامیۃ لمیٹڈ

دینی کتب کی اشاعت کا عظیم الشان کام

احباب کو معلوم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے نام سے ایک کمپنی بنائی گئی ہے۔ جس کی منظوری مرکزی گورنمنٹ سے مل چکی ہے۔ اس کمپنی کے پیش نظر دینی کتب کی اشاعت کا عظیم الشان کام ہے۔ جس میں قرآن کریم احادیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور دیگر مفید لٹریچر شائع کیا جائے گا۔ اشاعت عام کی غرض سے اس کے حصص بہت معمولی رکھے گئے ہیں۔ ایک حصہ کی قیمت صرف ۲۰ روپے ہے۔ ابتداء میں صرف پانچ روپے وصول کئے جاتے ہیں اور باقی پندرہ روپے پانچ پانچ روپے کی قسطوں میں وصول ہوں گے۔ احباب اس مفید کام میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرمائیں:۔

(انچارج صیغہ تالیف و تصنیف ربوہ)

کراچی میں

روزنامہ الفضل کے ایجنٹ محمود احمد صاحب ۶۸/۵ کلیٹن روڈ کراچی نمبر ۳ ہیں۔ احباب ان سے پرچہ حاصل کر سکتے ہیں:۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۲ء

قرآن کا دعوئے عظیم

قرآن کریم کا دعوے ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لئے ہے۔ خواہ وہ کسی نسل کے ہوں۔ خواہ وہ کسی قطعہ ارضی پر آباد ہوں خواہ وہ گورے ہوں یا کالے ہوں زرد ہوں یا سرخ۔ الغرض کیسے ہی ہوں کیسے بھی ہوں سب کے لئے وہ پیغام رحمت ہے۔ وہ کسی قسم کا امتیاز جائز نہیں رکھتا سوائے تقوے کے اس کے نزدیک ایک سیاہ موٹے موٹے ہونٹوں والا حبشی اگر متقیانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ تو وہ ہزاروں لاکھوں سپید و سرخ حسین نقش و نگار رکھنے والے ایسے انسانوں سے بہتر ہے۔ جن کی زندگی گندی ہے۔ خواہ وہ دنیا کے سب سے بڑے خاندان سے اپنا ناطہ جوڑتے ہوں۔ خواہ ان کے پاس ڈھیروں سونا اور انباروں ہیرے اور جواہرات ہوں۔ خواہ ان کے پاس سینکڑوں حسین دلفریب اور خوشنما بنگلے ہوں۔ موٹریں۔ ہوا میں اڑنے والے راحت کدے ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر ان کا معیار اخلاق گرا ہوا ہے۔ اگر وہ متقی نہیں ہیں۔ تو اسلام کے نزدیک انسانیت میں ان کا کوئی مقام نہیں ہے۔ وہ ارذل الناس ہیں۔ خواہ وہ قارون وقت فرعون زمانہ ارسطوئے عصر اور افلاطون عہد ہی کیوں نہ ہوں۔

یہ معیار ہے جو اللہ تعالے کا معیار ہے قرآن کریم کا معیار ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کا معیار ہے۔ جس سے ہمیں انسانوں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ کرنا ہے۔ ہمیں نہیں بلکہ اللہ تعالے کو اندازہ کرنا ہے۔ اور اس کے مطابق اعمال کا جائزہ لینا ہے۔ اور اس کے مطابق اپنی رحمتوں یا اپنے غضبوں کا مورد ٹھہرانا ہے۔ اللہ تعالے نے قرآن کریم اسی کی راہ نمائی کے لئے اتارا ہے۔ جیسا کہ وہ شروع ہی میں فرماتا ہے۔

هدى للمتقين

اس لئے اس سے صرف متقین ہی استفادہ کرتے اور کر سکتے ہیں جو متقی نہیں۔ نہ قرآن کریم اس کے لئے ہدایت ہے۔ اور نہ وہ اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ خواہ کسی کو اس کا ہر لفظ زبانی یاد ہو۔ اور خواہ وہ زبان سے اس کو ہر وقت دہراتا رہتا ہو۔ اگر وہ متقی نہیں ہے تو ایسا کرنا اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ نہ اسکے لئے وہ رحمت بن سکتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اتقا کو نہ کسی رنگ و نسل سے تعلق ہے نہ کسی خاص جغرافیائی علاقہ سے تعلق ہے۔ بلکہ یہ صلائے عام ہے ع

جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

جب قرآن کریم متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور جب اتقا کا نہ کسی رنگ و نسل سے تعلق ہے۔ اور نہ کسی اور دنیاوی امتیازی چیز سے تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ کسی قوم کی اس پر اجارہ داری نہیں ہو سکتی۔ کوئی فرد گروہ یا قوم یہ دعوے نہیں کر سکتی کہ یہ صرف ہمارے لئے ہی ہدایت ہے کسی دوسرے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ کوئی قوم یہ نہیں کہہ سکتی کہ قرآن کریم ہماری ملکیت ہے۔ اس میں جو انسانی زندگی کی فلاح کے اصول دیئے گئے ہیں۔ ان کی صرف ہم ہی پابندی کر سکتے ہیں۔ اور ہم ہی اس کے اجارہ دار ہیں۔ کسی دوسرے کو اس کی اجازت نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے تمام اقوام کو تمام خیال کے انسانوں کو خواہ وہ ارتقائے ذہنیت کے کسی درجہ پر ہوں کھلا کھلا چیلنج دے رکھا ہے کہ آؤ اور اس لائحہ حیات سے جو میں پیش کرتا ہوں بہتر لائحہ حیات پیش کرو۔ عام اس سے کہ تم کسی گروہ سے یا مدرسہ خیال سے تعلق رکھتے ہو سب کے لئے چیلنج ہے۔ تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے شہادت کے لئے لے آؤ۔

وادعوا شهداءكم ان كنتم صادقين

اور میرے مقابلہ میں پیش کرو۔ مگر قرآن کریم صرف اتنا کہہ کر ہی خاموش نہیں ہو جاتا بلکہ وہ آگے فرماتا ہے۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين۔

یعنے اگر تم نہ کر سکو یعنے نہ تو اسکے مقابلہ میں تعلیم اور نہ گواہ پیش کر سکو۔ اور یقیناً پیش نہیں کر سکو گے۔ تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالے نے اتقوا کا لفظ استعمال کرکے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم کی ہدایت متقیوں کے لئے ہے خیر اس بات کا ذکر ہم بعد میں کریں گے۔

یہاں دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالے نے کس تحدی سے قرآن کریم کی تعلیم کا سب تعلیموں کے مقابلہ میں برترین ہونے کا دعوے پیش کیا ہے فرماتا ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں جن میں بڑے بڑے فیلسوف بھی شامل ہیں سن لو۔ خواہ تم کتنا زور لگا لو۔ تم ہرگز ہرگز اسکے مقابلہ میں نہ تو تعلیم پیش کر سکو گے۔ اور نہ اپنی خود ساختہ تعلیموں کی شہادت پیش کر سکو گے۔

کتنا عظیم دعوے ہے اور عظیم کیوں نہ ہو۔ یہ اس حی و قیوم ہستی کا دعوے ہے۔ جس کے علم کی انتہا نہیں۔ جس کی حکمتوں کی وسعتوں کا تصور بھی انسانی ذہن سے ناممکن ہے۔ یہ دعوے اس تعلیم کے متعلق ہے جو خود اس نے دی ہے۔ ایسا دعوے اس کو سجتا ہے۔ اور اس کی صداقت پر کس طرح ایمان نہ لایا جائے۔ جو لوگ متقی ہیں جو اس آگ سے ڈرتے ہیں۔ جو اس کے انکار سے لازم آتی ہے۔ جو انسانوں اور پتھروں کو جلا کر بھسم کر سکتی ہے۔ وہ تو ضرور ایمان لائیں گے۔ مگر ان کے لئے یہ چیلنج نہیں۔ یہ چیلنج ان کے لئے ہے جو ایمان نہیں لاتے اور نہ اس کے مقابلہ میں بہتر یا اس کے برابر ہی تعلیم پیش کر سکتے ہیں۔ آخر ان کو اس آگ میں جانا ہی پڑے گا۔

مگر ذرا ٹھہریے اس کے معنے کچھ اور ہی نہ ہوں۔ کیا اسکے یہ معنے تو نہیں ہیں کہ اگر تم ایسی تعلیم پیش نہ کر سکو۔ اور ہمارا دعوے ہے کہ نہیں کر سکو گے۔ تو تم کو متقی ذبح کر ڈالیں گے تمہارا مال و متاع لوٹ لیں گے۔ تم پر ایسے قانون جاری کر دیں گے۔ کہ پھر تم ہمارے دعوے کی تردید ہی نہیں کر سکو گے۔ نہ تم کو اپنی تعلیم قرآن کریم کے مقابلہ میں اور نہ تم کو اپنے گواہ ہی پیش کرنے کی اجازت ہوگی

آپ جس بھی عالم دین کے پاس جائیں گے اور یہ تشریح پیش کریں گے۔ تو وہ پکار اٹھے گا توبہ! توبہ!! یہ کیا سمجھی آپ کو یہاں تو صاف صاف یہ کہا گیا ہے کہ جاؤ اسکے مقابلہ میں اپنی تعلیم پیش کرو۔ بلکہ اپنے گواہ بھی پیش کرو۔ چونکہ اللہ تعالے کا کلام ہے وہ جانتا ہے۔ کہ نہ ایسی تعلیم کوئی اور ہو سکتی ہے۔ اور نہ کوئی شہادت پیش کی جا سکتی ہے۔ اس لئے وہ منکرین سے کہتا ہے۔ لو ہم تمہیں بتا دیتے ہیں کہ خواہ تم کتنا زور لگا لو۔ تم نہ تو ایسی تعلیم پیش کر سکتے ہو نہ شہادت اس لئے تقوے کا راستہ اختیار کرو۔ ورنہ ہم نے اس تعلیم کے مطابق نہ عمل کرنے والوں کے لئے جو سزا مقرر کی ہے۔ تم اس کے مستوجب ٹھہرو گے۔ اور یہ بہت ہی سخت سزا ہے

آپ سے ہر ایک صاحب علم یہی کہے گا۔ کہ یہاں تو دنیا بھر کے انسانوں کو قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی تعلیم اور شہادت پیش کرنے کی کھلی اجازت دی گئی ہے۔ وہ آپ کو بتائے گا۔ کہ ایسا چیلنج دے کر تو اللہ تعالے نے تمام ادیان پر اسلام کی فتح ثابت کی ہے۔ اگر اظہار رائے کو روکنا مقصود ہوتا۔ تو وہ نعوذ باللہ ایسا دعوے ہی کیوں کرتا۔ جس کو جامہ عمل پہنانے کی اس کی نیت نہیں تھی۔ اگر اس کے الٹ معنے ہوں۔ تو اس سے تو اسلام کی فتح کی بجائے اس کا کھلا کھلا اعتراف شکست ثابت ہوتا ہے۔

آپ اسلام کے کسی عالم سے جا کر ان آیات مقدسہ کے معنے پوچھیں۔ تو وہ نہایت افتخار سے بیان کرے گا۔ کہ قرآن کریم کا یہ دعوے عظیم ہے کہ اسکے مقابلہ میں کوئی تعلیم لے آؤ۔ کوئی دلائل پیش کرو۔ وہ سب کو شکست دے گا۔ یہ اس کا صلائے عام ہے۔ مگر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمل !!!

آج وہ زمانہ تھا کہ ہم تمام دنیا کے سامنے قرآن کریم کا یہ چیلنج پیش کرتے کتنا عظیم یہ دعوے ہے۔ اور کتنے زور سے اسے پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ تقریر سے تحریر سے کردار سے۔ قرآن کریم تو ہمیں اتنا نڈر بناتا ہے۔ اور بعض کو یہ ڈر کھائے جا رہا ہے کہ کہیں ہماری گھریلو سیاست کا سہارا ہی غتربود نہ ہو جائے۔

اللہ تعالے تو فرماتا ہے کہ ساری دنیائے باطل ملکر ہماری تعلیم کے مقابلہ میں آ جائے۔ تو اس کا جواب نہیں لا سکتی۔ مگر سیاست کہتی ہے قرآن کریم کچھ کہے آجکل تو بس رائے عام ہی چاہیئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

اسلام پر اعتراضات کے جوابات

قانونِ مذہب اور قانونِ قدرت کی خلاف ورزی میں مابہ الامتیاز

ایک سوال

"اگر دنیا کے موجودہ مذاہب خدا کے بتائے ہوئے قوانین اور اصول کے بموجب ہیں۔ تو ان کی خلاف ورزی یا عمل قوانین قدرت کی طرح کیوں کسی ظاہر و بین سزا و جزاء پر قادر نہیں۔"

معترض کی غلط فہمی

اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ معترض اس خیال خام میں مبتلا ہے۔ کہ سچا مذہب صرف وہی کہلا سکتا ہے۔ جس کے قوانین و اصول کی خلاف ورزی اسی دنیا میں ظاہر و بین سزا و جزار پر منتج ہو۔ یعنی اگر کوئی چوری کرے۔ تو اسے فوراً خدا کی طرف سے سزا مل جائے۔ ڈاکہ ڈالے تو اسی وقت پکڑا جائے یا کسی قبیح حرکت کا مرتکب ہو۔ تو فوراً اس پر غضب الٰہی کا نزول ہو جائے چونکہ کسی مذہب میں یہ بات دکھائی نہیں دیتی اس لئے کوئی مذہب سچا نہیں۔ یہ وہ بھاری غلطی ہے جو معترض کو لگی۔ اور اسی وجہ سے وہ سچے مذہب کی شناخت سے محروم ہو گیا

مذہب میں اخفا کا پہلو

دراصل سچے اور جھوٹے مذہب میں ہرگز یہ مابہ الامتیاز نہیں کہ سچے مذہب کے قوانین کی خلاف ورزی پر فوراً سزا مل جائے۔ کیونکہ مذہب انسان کی اعتقادی اور عملی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان دونوں امور میں انسان کو تبھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب مذہب کا کچھ حصہ غیب میں ہو۔ اور انسانی آنکھ اس کے نتائج کو نہ دیکھ سکے۔ ورنہ اگر سچے مذہب کی یہی علامت ہو۔ تو اس کے ماتحت سب سے بڑا نقص یہ پیدا ہو جائے۔ کہ لوگ بغیر کسی فکر اور غور و خوض کے اس مذہب کو اختیار کر لیں۔ کیونکہ جب وہ دیکھیں گے۔ کہ فلاں مذہب کی ہر بات کی خلاف ورزی سے سزا ملتی ہے۔ تو اسے اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور ان کی خواہش اور مرضی کا کوئی دخل نہ رہے گا۔ اس صورت میں ثواب اور روحانی ترقی کا تمام کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر دیکھ لیجئے۔ اگر اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ فوراً مجرمین کو سزا ملنی شروع ہو جائے۔ یعنے اگر کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بد زبانی کرے۔ تو وہ الٰہی غضب کا شکار ہو جائے یا قرآن کریم کی بے حرمتی کرے۔ تو اس پر آسمان ٹوٹ پڑے۔ یا ائمہ اسلام کی توہین کرے تو اس کی زبان بند ہو جائے۔ تو ایک دم تمام دنیا اسلام کی پیرو ہو جائے۔ اور کوئی ایک متنفس بھی اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس طرح انسان خود مختار نہیں بلکہ مجبور ہو جائے گا۔ اور اسکے ذہن اور فکری قوٰی اور استعدادیں بالکل تباہ اور برباد ہو جائیں گی نیز وہ ایک بے جان مشین کی طرح اسباب کا پابند ہو گا کہ جس طرح قدرت اسے چلانا چاہتی ہے چلے پھر وہ نیک اعمال کی سزا کا مستحق بھی نہ رہے گا کیونکہ جزا تبھی ملتی ہے۔ جب کوئی چیز اپنے اندر اخفا کا پہلو رکھتی ہو۔ کوئی شخص سورج پر ایمان لا کر اللہ تعالےٰ کے قرب کا مستحق نہیں ہو سکتا نہ آسمان زمین ستارے چاند اور دوسرے اجرام فلکی کا مشاہدہ اسے قرب الٰہی میں بڑھا سکتے ہیں کیونکہ یہ اجلیٰ بدیہیات میں سے ہیں۔

غرض یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ قوانین مذہب کی خلاف ورزی اسی جہاں میں فوری طور پر سزا کا موجب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح ایمان بالغیب نہیں حاصل ہو سکتا اور فکری استعدادوں کو عظیم الشان نقصان پہنچتا ہے۔

دنیا میں اگر غور کیا جائے تو سینکڑوں مذاہب نظر آئیں گے۔ اور کسی ایک مذہب کی خلاف ورزی بھی ظاہر اور بین سزا کا موجب نہیں یہ اسلئے کہ مذہب میں اخفا کا پہلو ضروری ہے اور یہ غیب انسانی ترقی کے لئے رکھا گیا ہے۔ پس اس علامت کو سچے مذہب کے لئے مابہ الامتیاز قرار دینا نہ صرف غلطی ہے۔ بلکہ روحانی ترقیات کو روکنا اور انسانی پیدائش کی غرض و غایت کو باطل کرنا ہے۔

مذہب کے دو اہم حصے

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے دو اہم ترین حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خالق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو مخلوق سے تعلق رکھتا ہے۔ خالق سے تعلق رکھنے والے جس قدر امور ہیں۔ اس کی خلاف ورزی کی اس جہاں میں سزا نہیں مل سکتی۔ بلکہ اگلے جہان میں ملے گی باقی وہ حصہ جو مخلوق سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے آگے پھر دو حصے ہیں۔ ایک وہ جس کا تعلق امن عامہ سے ہے۔ اور دوسرا وہ جس کا تعلق انسانیت اور ہمدردی کے جذبات اور نیت کے ساتھ ہے۔ جو حصہ انسانیت اور ہمدردی کے جذبات پر مشتمل ہے۔ اس کی خلاف ورزی بھی عند اللہ اور عند الناس گو مقبوح ہو۔ مگر بہر حال بین اور ظاہر سزا کی مستوجب نہ ہو گی لیکن وہ حصہ جس کا امن عامہ سے تعلق ہے۔ مثلاً کسی پر تہمت لگانا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ ڈالنا زنا کرنا یا کسی کے حقوق غصب کرنا۔ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے لئے مذہب نے اسی دنیا میں سزا تجویز کی ہے۔ مگر ان حدود کا نفاذ مذہبی حکومت کر سکتی ہے نہ کہ انفرادی طور پر ہر شخص انہیں جاری کر سکتا ہے۔ کیونکہ قضاء کا معاملہ افسروں سے متعلق ہوتا ہے۔ نہ کہ ہر کس و ناقص سے۔

اس پہلو کے لحاظ سے اسلام نے ظاہر اور بین سزائیں بھی تجویز کی ہیں۔ اور وہ اسلامی حکومت میں مجرمین کو ملتی رہی ہیں اگر اس شرعی سزا کے بعد اصلاح کر لی جائے تو اللہ تعالےٰ کے حضور بھی انسان پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ غرض جس حد تک قوانین مذہب کی خلاف ورزی کی سزا دینا ضروری تھی۔ اس حد تک اسلام اس دنیا میں دیتا ہے۔ مگر جو سزا دینا اللہ تعالےٰ سے متعلق ہے۔ اور اس جہان سے نہیں۔ بلکہ اگلے جہان سے وابستہ ہے۔ اس کا نفاذ اس جہان میں نہیں ہو سکتا اور یہ عین فطرت کے مطابق ہے۔

قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت میں فرق

اس کے علاوہ ایک اور امر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے قانون دو ہیں۔ ایک قانون شریعت اور دوسرا قانون قضاء و قدر۔ شریعت کے قوانین کی خلاف ورزی اس جہاں میں خاص حالات کے ماتحت انسانی کو مستوجب سزا بنا سکتی ہے۔ لیکن قوانین قدرت کی خلاف ورزی ہر شخص کو حتیٰ کہ دہریہ کو بھی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ مثلاً قدرت کا یہ قانون ہے۔ کہ آگ جلاتی ہے۔ تلوار کاٹتی ہے۔ درندہ پھاڑتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص آگ میں ہاتھ ڈالے۔ تو اس نے چونکہ قوانین قدرت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے آگ اسے ضرور جلائے گی۔ یا تلوار اگر جسم پر چلے۔ تو وہ ضرور نقصان پہونچائے گی۔ غرض شریعت اور قضاء و قدر کے قوانین الگ الگ ہیں۔ ان کو آپس میں ملانا اور یہ خواہش رکھنا کہ قانونِ شرعی کی خلاف ورزی قانون قدرت کی طرح ظاہر و بین سزا دے۔ انتہائی حماقت اور اللہ تعالےٰ کے اسرار سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

ایک باطل وہم کا ازالہ

باقی یہ کہنا کہ چونکہ شرعی قوانین کی فوراً سزا نہیں ملتی۔ اسلئے کوئی مذہب بھی سچا نہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ خدا ہی نہیں۔ یہ نتیجہ اسی طرح باطل ہے۔ جس طرح کوئی کہدے۔ کہ چونکہ پاکستان میں ہر قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اسلئے معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ ہی نہیں "خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر اجازت دے رکھی ہے۔ کہ جرائم پیشہ جلدی نہیں پکڑے جاتے۔ ہاں سزائیں بھی ملتی رہتی ہیں۔ زلزلے آتے ہیں بجلیاں پڑتی ہیں۔ کوہ آتش فشاں آتش بازی کی طرح مشتعل ہو کر ہزاروں جانوں کا نقصان کرتے ہیں۔ جہاز غرق ہوتے ہیں۔ ریل گاڑی کے ذریعہ سے صدہا جانیں تلف ہوتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں۔ مکانات گرتے ہیں۔ سانپ کاٹتے ہیں۔ درندے پھاڑتے ہیں۔ وبائیں پڑتی ہیں۔ اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کھلے ہیں۔ جو مجرمین کی پاداش کے لئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکھے ہیں۔ پھر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی زمین پہ بادشاہت نہیں۔ سچ یہی ہے۔ کہ بادشاہت تو ہے۔ ہر ایک مجرم کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں پڑی ہیں۔ اور پاؤں میں زنجیریں ہیں۔ مگر حکمت الٰہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کر دیا ہے کہ وہ ہتھکڑیاں اور زنجیریں فی الفور اپنا اثر نہیں دکھاتی ہیں۔ اور آخر اگر انسان باز نہ آوے۔ تو دائمی جہنم تک پہنچاتی ہیں۔ اور اسس عذاب میں ڈالتی ہیں۔ جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے۔ نہ مرے"

(کشتی نوح صفحہ ۴۲-۴۳)

غرض مختلف قسم کے عذاب دنیا میں نازل ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ شرعی احکام کی خلاف ورزی ہی ہوتی ہے۔ اور سعید الفطرت انسان کے آنے پر اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

اسلامی معاشرہ کے زریں اصول

(از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری (بی۔ ایس۔ سی) متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام ایک کامل نظامِ حیات ہے۔ جو دنیا کے سامنے ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے۔ اس نے انسان کی روحانی ترقی کے لئے اصول وضوابط وضع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی دنیاوی زندگی کو سنوارنے کے لئے بھی ایک لائحہ عمل مرتب کیا ہے۔ دراصل اسلامی تعلیم دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک وہ حصہ جو حقوق اللہ سے متعلق ہے۔ اور دوسرا وہ جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ ان دو قسم کے حقوق کا آپس میں ایسا ہی گہرا تعلق ہے جیسا کہ انسان کے جسم اور روح کا آپس میں تعلق ہے۔ جس طرح انسان کی روح کا اثر اس کے جسم پر پڑتا ہے۔ جیسے مثلاً اس کو کوئی غم پہنچے۔ تو اس کا بدن بھی کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح اس کے جسم کا اثر اسکی روح پر پڑتا ہے۔ جیسے مثلاً غسل کرنے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے سے اس کے قلب کے اندر بھی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی آپس میں ایک گہرا رابطہ اور تعلق رکھتے ہیں۔ اور نتائج اخروی کے لحاظ سے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ اسی کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول اشارہ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ لا یشکر اللّٰہ من لا یشکر النّاس یعنی جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ اس نے گویا اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا حقوق العباد میں سے ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرنا حقوق اللہ میں داخل ہے۔ پس اسلام جو ایک کامل مذہب ہے۔ اور کامل تعلیم کا حامل ہے۔ ان ہر دو قسم کے نظاموں کو ساتھ ساتھ چلانا چاہتا ہے۔ تا کہ ایک کامل انسان کی تخلیق ہو سکے۔ جو خالق و مخلوق دونوں کے حقوق کی رعایت رکھنے والا اور ان کو صحیح رنگ میں بجا لانے والا ہو۔ پس جہاں اسلام نے روحانیت کی اصلاح کی طرف توجہ دی ہے۔ وہاں اس نے انسان کی معاشرتی فلاح و بہبود کے اصول بھی وضع فرمائے ہیں۔ جو اپنے کمال اور جامعیت کے لحاظ سے ایک اعلیٰ قسم کا معاشرہ یا سوسائٹی پیدا کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان میں سے ایک ایک اصول اپنے اندر ایسی حکمت اور خوبی رکھتا ہے۔ کہ اگر اسی ایک اصول کو دنیا اپنا لے۔ اور اس کے مطابق اپنے معاشرے کو ڈھالنا شروع کر دے۔ تو چند دن کے اندر اندر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام کہتا ہے۔ کسی کی جان۔ مال اور عزت کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ نہ صرف یہ کہ بلکہ وہ کسی کی جان مال اور عزت کو بلا وجہ اور بغیر حق کے نقصان پہنچانے کو اسی طرح حرام سمجھتا ہے۔ جس طرح حج کے مہینہ میں حج کے دن عین مکہ کے اندر لڑائی جھگڑا کرنا حرام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جمیع مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھٰذا۔ گویا بالفاظ دیگر اسلام مسلمان کی جان۔ مال اور عزت کو وہی تقدس اور عظمت عطا کرتا ہے۔ جو ایک مسلمان کے نزدیک حج کے دن کو۔ حج کے مہینہ کو۔ اور مکہ کے متبرک شہر کو حاصل ہے۔ اب ایام حج میں مکہ کے اندر لڑائی جھگڑا کرنا تو درکنار کسی جنگلی جانور کو نقصان پہنچانا حتیٰ کہ اس کو سائے میں سے اٹھا کر بھگانا بھی حرام ہوتا ہے۔ اب دیکھئے۔ دنیا میں اکثر جھگڑے اسی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ لوگ کسی کے مال۔ جان یا عزت کو نقصان پہنچانے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کرتے قتل وخون ہو رہے ہیں۔ چوری اور ڈاکے کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ایک دوسرے کی غیبت ہو رہی ہے۔ چغلیاں کھائی جا رہی ہیں۔ گالی۔ گلوچ اور آبروریزی کا بازار گرم ہے۔ لیکن اگر لوگ اسی ایک اسلامی اصول کو پیش نظر رکھ کر اپنے انسانی بھائی کی جان کو نقصان پہنچانا اپنے اوپر حرام سمجھ لیں۔ اس کے مال یا اسکی عزت کو نقصان پہنچانا حرام سمجھ لیں۔ تو یہ سب قتل وغارت اور آبروریزی کی وارداتیں اسی وقت ختم ہو سکتی ہیں۔ اور دنیا ایک تھوڑے ہی عرصہ کے اندر امن وسلامتی کی آغوش میں آسکتی ہے۔ اسی طرح اسلام ہمسایہ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اتنی شدت کے ساتھ ہمسایہ سے حسنِ سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ لا زال جبریل یوصینی بالجار حتّٰی ظننت انہ سیورثہ۔ یعنی جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی پر احسان کرنے کی یہاں تک وصیت کرتے رہے۔ کہ مجھے خیال ہوا۔ کہ پڑوسی کو میرا وارث ہی کر دیں گے۔ ایک دوسری حدیث یوں آئی ہے۔ عن ابی شریح رضی اللّٰہ عنہ۔ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم واللّٰہ لا یؤمن واللّٰہ لا یؤمن۔ واللّٰہ لا یؤمن قیل من یارسول اللّٰہ قال الذی لا یامن جارہٗ بوائقہٗ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا کی قسم نہیں مومن ہو سکتا۔ خدا کی قسم نہیں مومن ہو سکتا۔ خدا کی قسم نہیں مومن ہو سکتا۔ دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ کون۔ فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہو۔ گویا ایک طرف فرمایا۔ کہ اپنے ہمسایہ کے حقوق ایسے ہی سمجھو۔ جس طرح کہ تمہارے قریبی رشتہ داروں کے تم پر حقوق ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف فرمایا کہ پڑوسی کو تکلیف دینے والا مومن کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ اب ہر گھر دوسرے کا ہمسایہ ہے۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرے۔ اور حتی الوسع اسکی خدمت کرے اور اسے ادنیٰ سی تکلیف پہنچانے سے بھی گریز کرے تو اس طرح ہر محلے کا محلہ اور شہر کا شہر اتحاد و یگانگت کے رشتہ میں منسلک ہو سکتا ہے۔

پھر ایک شہر دوسرے شہر کا ہمسایہ ہے۔ اسی طرح ایک ملک دوسرے کا ہمسایہ ہے۔ اگر ایک شہر اور ایک ملک کے لوگ اپنے ہمسایہ شہروں اور ہمسایہ ملکوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ ان کو تکلیف پہنچانے سے باز رہیں۔ تو سب جھگڑوں اور لڑائیوں اور جنگوں کا ایک دم میں قلع قمع ہو سکتا ہے۔ اور عالمگیر بنیادوں پر ایک ایسا معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ جو محبت۔ اخوت اور ہمدردی کے جذبات سے پُر ہوگا۔

اسلامی معاشرہ کے زریں اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک وجہ تفاوت مال و دولت نہیں۔ بلکہ تقویٰ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ جلشانہٗ فرماتے ہیں۔ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے گویا امیر و غریب آقا و خادم سب برابر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اسلامی سوسائٹی میں وہی حقوق رکھتا ہے۔ جو دوسرے کو حاصل ہیں۔ کسی ایک کو بوجہ مال یا بوجہ حکومت یا عہدہ حاصل ہونے کے کوئی امتیاز حاصل نہیں۔ (اگرچہ اسلامی حکومت میں عہدوں اور تقویٰ کی رعایت بھی ایک لازمی شرط ہے۔) اسکی شاندار مثال نماز ہے۔ قطع نظر اس کے نماز اپنے اندر اعلیٰ قسم کی روحانی حکمتیں اور فوائد رکھتی ہے۔ اگر اسے اسلامی معاشرہ کی روح کہا جائے۔ تو بجا ہے۔ نماز میں اس بیان کردہ اصول کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ امیر و غریب۔ افسر و ماتحت۔ حاکم و محکوم چھوٹے اور بڑے سب ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جو شخص آگے ہوتا ہے۔ وہ وہی ہوتا ہے۔ جس کے متعلق حکم ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو۔ اور یہ حکم تقویٰ کے ظاہری پہلو پر اطلاق پائے گا۔ کیونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم کے ارشاد کے ذریعہ اسلامی معاشرہ کی نوعیت کی طرف اشارہ فرما دیا ہے۔ اور ایک ایسی عبادت کے ذریعہ جو تمام مسلمانوں پر ہر حالت میں فرض ہے۔ اس کی ہیئت اور عملی تشکیل کی وضاحت فرما دی۔ اب جو بھی اسلامی معاشرہ تیار ہوگا۔ وہ انہی بنیادوں پر استوار ہوگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس معاشرے کی بنیاد دنیاوی نعماء اور دنیاوی تفاخر پر نہ ہوگی۔ بلکہ ایک ایسی چیز پر ہوگی جس کا حصول ہر ایک شخص کے اختیار میں ہے۔ تو وہاں کسی بدمزگی یا جھگڑے کا کونسا امکان باقی رہ جاتا ہے۔ اگر مال و دولت وجہ امتیاز ہوتی۔ تو اس میں جھگڑے اور فساد کا پہلو موجود تھا۔ کیونکہ مال و دولت کا حاصل کرنا ہر ایک کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اگر وجہ امتیاز دنیاوی وجاہت یا شوکت ہوتی۔ تو یہ بھی ہر شخص کے لئے ممکن الحصول نہیں۔ لیکن تقویٰ اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کی خاطر معاصی کو ترک کرنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ایک ایسی شے ہے۔ جو ہر انسان کے حیطہٗ اختیار میں ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے یہ ایک زریں اصول مقرر فرما کر سوسائٹی میں پیدا ہونے والے ان تمام جھگڑوں کا سدباب کر دیا۔ جو امتیازی سلوک روا رکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتے تھے۔ اب ہر وہ شخص اسلامی سوسائٹی میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ جو دوسروں کی نسبت اللہ تعالےٰ سے زیادہ ڈرنے والا۔ مکروہات سے زیادہ پرہیز کرنے والا۔ اور اکتسابِ خیر میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر قدم مارنے والا ہوگا۔

اسلامی معاشرہ کا ایک اصول یہ بھی ہے۔ کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ لا یؤمن احدکم حتّٰی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ یعنی کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک مومن نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے۔ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اب ہر شخص پسند کرتا ہے۔ کہ اس کی جان محفوظ رہے۔ اس کا مال محفوظ رہے۔ اس کی جان عزت و آبرو محفوظ رہے۔ اور کوئی شخص پسند نہیں کرتا۔ کہ مالی جسمانی یا دینی طور پر اسے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچے۔ کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اسے کوئی گالی دے۔ یا اس کی غیبت کرے۔ یا کوئی اس کے ساتھ بے رخی سے پیش آئے۔ یا اسے حقارت سے دیکھے۔ یا اس کے متعلق اپنے دل میں بغض۔ کینہ یا حسد رکھے۔ تو پھر جو چیزیں وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ اسلامی اصول کے رو سے اسے حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ دوسرے کے لئے پسند کرے۔ اور جو

یعنی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ارشادِ نبویؐ کے مطابق ضروری ہوگا۔ کہ وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ ورنہ وہ مومن نہیں ہوگا۔

اگر یہی ایک اصول اپنا لیا جائے۔ تو معاشرے کی تمام خرابیوں۔ برائیوں اور فسادات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس میں ایک ایسی خوشگوار فضاء پیدا ہو سکتی ہے۔ جو محبت۔ اخوت اور ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہوگی۔ آخر ہمدردی اس بات کو مستلزم ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے کے دُکھ۔ درد اور تکلیف میں اسی طرح شریک ہو۔ جس طرح وہ اپنے دکھوں اور تکلیفوں کے دُور کرنے کے لئے فکرمند ہوتا ہے۔ اور جب یہ رَو پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے ازلی قانون کے مطابق کہ

جبلت القلوب علیٰ حبّ من احسن الیھا۔

یعنی دل اس فطرت پر پیدا کئے گئے ہیں۔ کہ وہ احسان کرنے والے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہر شخص کے دل میں دوسرے کے لئے طبعی طور پر محبت پیدا ہو جائیگی۔ اور جب پاک محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو تمام کشمکشیں۔ تنازعات اور ہنگامہ آرائیاں خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔

غرض اسلام نے اپنا معاشرہ جن اصولوں پر قائم کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ایسا جامع اور مستقل ہے۔ کہ وہ اکیلا ہی دنیا بھر میں امن اور سلامتی پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا آج ان اصولوں کو اپنی سوسائٹی کا جزو سمجھ بیٹھی ہے۔ جو سوسائٹی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی بجائے کھوکھلا کرنے والے ہیں۔ اور ان اخلاق کو اپنا رکھا ہے۔ جو بداخلاقی کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔ اور تو اور خود مسلمانوں کے اندر ایسا اخلاقی انحطاط رونما ہو چکا ہے۔ جس نے اسلام کے روشن چہرہ کو داغدار کر دیا ہے، اور بجائے اس کے کہ وہ اسلام کی سنہری تعلیم دوسروں کے سامنے فخر سے پیش کرتے، وہ الٹی مغربیت کی کورانہ تقلید سے اپنی فلاح و بہبود وابستہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ خدا کرے۔ دنیا جلد اسلام کے حیات آفرین چشمے سے سیراب ہو۔ اور ایک بار پھر دنیا میں ایسا معاشرہ قائم ہو جائے۔ جو انسان کی دنیا میں آنے کی حقیقی غرض کو پورا کرنے والا ہو۔

ہائیڈروجن بم اور امنِ عالم

وزیر اعظم برطانیہ سر ونسٹن چرچل نے گذشتہ روز ایوانِ عام میں کہا ہے۔ کہ ہائیڈروجن بم کی ایجاد سے عالمی امن کے امکانات بہت زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ اور تیسری عالمگیر جنگ کے خدشات بہت حد تک کم ہو گئے ہیں۔

امریکی ماہرین گذشتہ کچھ عرصہ سے بحرالکاہل میں "ہائیڈروجن بم" کی تباہ کاریوں کا اندازہ لگانے میں مصروف تھے۔ اس سلسلہ میں اب تک جو تجربے ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ہولناک دھماکہ جزیرہ بیکینی کا تھا۔ اس دھماکہ میں نہ صرف جزیرہ بیکینی صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا تھا۔ بلکہ بم کی تباہ کاریاں ان حدود سے بھی تجاوز کر گئی تھیں۔ جو تجربہ میں حصہ لینے والے ماہرین نے متعین کی تھیں۔ ہائیڈروجن بم کی بے حد و حساب تباہ کاریاں اور ہولناکیاں سیاسی مدبرین کے نزدیک عالمی امن کی ضمانت بنتی جا رہی ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ "ہائیڈروجن بم" دنیا کے کسی بھی بڑے شہر کو تباہ کر سکتا ہے۔ لیکن ہائیڈروجن بم استعمال کرنے والے ملک کو اس حقیقت سے بے خبر نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کا تباہ کن بم اس کے خلاف بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

عالمی اقتدار اس وقت دو متحارب گروہوں۔ روس اور اس کے زیر اثر ممالک اور اتحادی ممالک میں بٹ کر رہ گیا ہے۔ ہائیڈروجن بم اور دیگر ایٹمی ہتھیاروں کی خوفناک طاقتیں دونوں گروہوں میں موجود ہیں۔ اگر ایک گروہ دوسرے گروہ کے کسی شہر پر ایٹمی حملہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ تو دوسرا گروہ بھی اس قسم کے حملہ کا مُنہ توڑ جواب دے سکتا ہے۔ اربابِ سیاست یہ خیال کئے بیٹھے ہیں۔ کہ دونوں میں سے کوئی گروہ بھی ایٹم یا ہائیڈروجن بم کے استعمال میں پہل نہیں کریگا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے پچھلے دنوں ایک بیان میں اشتراکی ملکوں کو خبردار کیا تھا۔ کہ اگر امریکہ یا کسی اور اتحادی ملک پر ایٹمی حملہ ہوا۔ تو اس کا مُنہ توڑ جواب دیا جائیگا۔

اگر اتحادی نظام دفاع کا بغور جائزہ لیا جائے۔ تو یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے، کہ امریکہ نے دوسرے ملکوں کی مدد سے روس کے اردگرد جو دفاعی حلقہ قائم کیا ہے، اس کے کسی بھی مستقر سے جیٹ طیاروں کی مدد سے چند گھنٹوں میں روس کے کسی بھی شہر یا فوجی مرکز وغیرہ پر ہوائی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کے سیاسی نقشہ پر ایک نظر ڈالنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ امریکہ نے فرنکیس وایلا سکا نیفول و گرین لینڈ۔ آئس لینڈ۔ برطانیہ۔ سپین۔ مراکش ٹریپولی (لیبیا) ترکیہ۔ سعودی عرب۔ اوکی ناوا۔ اور جاپان سے بیک وقت چوکوشکی۔ یورال کے فوجی مراکز۔ لینن گراڈ۔ ماسکو گیجو۔ اوڈیسہ۔ باکو۔ تاشقند اور کستک اور ولاڈی واسٹک پر ہوائی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ روسی مملکت کا شاید ہی کوئی ایسا شہر یا مرکز ہو۔ جو کسی اتحادی مستقر سے تیس ہزار میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہو۔ یہ فاصلہ بظاہر بہت زیادہ نظر آتا ہے۔ لیکن برق رفتار جیٹ طیاروں کے سامنے یہ فاصلہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ روس کے مقابلہ میں امریکہ کے پاس ہائیڈروجن بموں کا ذخیرہ نہ صرف زیادہ ہے۔ بلکہ امریکی ہائیڈروجن بم روسی بموں کی نسبت بہت زیادہ تباہ کن ہے۔ عالمی جنگ کی صورت میں اب اتحادی جہازوں کو گذشتہ جنگ عالمگیر کی طرح ٹکڑوں میں بٹ کر کسی مقام پر حملہ نہیں کرنا پڑیگا بلکہ اتحادی طیارے بیک وقت مختلف مراکز سے پرواز کر کے ایک ہی وقت میں روس کے اتنے شہروں پر حملہ آور ہوں گے۔ کہ اسے ان شہروں کا انتظام کرنے میں گوناگوں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔

امریکی ماہرین ایک طرف تو جوابی ایٹمی حملہ کی منصوبہ بندیوں میں مصروف ہیں۔ اور دوسری جانب وہ ایٹمی حملہ کی صورت میں شہری دفاع کے انتظامات سوچ رہے ہیں۔ بیکینی کے ایٹمی تجربہ کے بعد جب یہ اعلان کیا گیا۔ کہ ایک ایٹم بم دنیا کے کسی بھی بڑے سے بڑے شہر کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ تو ماہرین اور عامۃ الناس میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ شہری دفاع کے امریکی ماہرین کی توجہات اس طرف منعطف کرائی گئیں۔ اور ماہرین نے اس سلسلہ میں کئی رپورٹیں پیش کر دیں۔ ان میں سے اہم ترین رپورٹ رابرٹ سپرنگ کی ہے۔ سپرنگ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ (۱) ہائیڈروجن بم کے حملہ کی صورت میں کسی شہر کی آبادی کو بچانے کا واحد ذریعہ یہ ہے۔ کہ اس شہر کی تمام آبادی کو منتقل کر دیا جائے۔ (۲) امریکہ کے کسی بڑے سے بڑے شہر کی آبادی کو منتقل کرنے میں چھ گھنٹہ تک صرف ہونگے۔ (۳) موجودہ نظام لاسلکی ایٹمی زمانے کے تقاضوں کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ راڈر کی مدد سے صرف حملہ سے ۱۵ منٹ پہلے اطلاع مل سکتی ہے۔ لیکن اس مختصر عرصہ میں انتقال آبادی فی الحال ممکن نہیں۔ (۴) یہ امکان بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اشتراکی*

*: ایجنٹ سوٹ کیسوں میں چھوٹے چھوٹے بم لا سکتے ہیں۔ ایسے بم اگر کسی شہر میں چلا دیئے گئے۔ تو پندرہ منٹ کا وقفہ بھی نہیں مل سکے گا۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ عوام کو اپنی حفاظت آپ کرنے کے اصول کی تلقین کی جائے۔ کیونکہ ہوائی حملہ کی صورت میں عوام گھنٹوں خوف و ہراس کا شکار رہیں گے۔ (۵) نقصان املاک کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دیگا۔ اس وقت افراتفری پڑی ہوئی ہے۔ سب اپنے اپنے گھروں کی جانب بھاگ رہے ہوتے ہیں۔ اور قیمتی عمارتوں کی طرف کسی کی توجہ مبذول

سوئی گیس

برطانیہ کے مشہور اقتصادی جریدہ فنانشل ٹائیمز نے اطلاع دی ہے۔ کہ پاکستان سوئی گیس ٹرانسمشن کمپنی کے مجوزہ دس لاکھ پونڈ کے حصوں کی فروخت کراچی میں ایک دن میں پانچ گنا زیادہ ہوگئی۔ یہ حصے روپوں میں فروخت کئے گئے۔ اس کمپنی کے ایک چوتھائی حصے ان لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے گئے ہیں۔ جو شمالی پاکستان میں گیس کے استعمال پر کنٹرول رکھیں گے۔ باقی تین چوتھائی حصص اس طرح تقسیم کئے گئے ہیں۔ کہ برما آئیل کمپنی۔ دی کامن ویلتھ فنانس کارپوریشن اور پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن میں ہر ایک کو ایک چوتھائی حصص ملیں۔

اس طرح اس ساری رقم کے حصے جن کی کل مالیت چالیس لاکھ پونڈ ہوگئی ہے۔ برطانوی اور پاکستانی حصہ داروں میں برابر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ابھی پچاس لاکھ پونڈ کی مزید ضرورت ہوگی۔ یہ رقم بین الاقوامی بنک سے بطور قرض لی جائیگی۔ اس سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ ضروری مراحل بہت جلد طے ہو جائیں گے۔

بلوچستان کے علاقہ میں سوئی کے مقام پر جو گیس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ وہ کافی مقدار میں ہیں۔ اب تک جو معلومات حاصل ہو سکی ہیں۔ ان کے مطابق مغربی پاکستان کی موجودہ صنعتوں۔ کارخانوں اور دوسرے تمام صنعتی منصوبوں کے لئے جو حکومت کے زیر غور ہیں۔ یہ گیس ۶۰ برسوں کے لئے کافی ہے۔ اس سے ارزاں ترین ایندھن کا کام لیا جا سکتا ہے۔ حصص کی فروخت ۵ گنا زیادہ ہو جانے کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں گرمجوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کے بعد پاکستان کی مالی حالت میں معتدبہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس وقت پاکستان میں کوئلے کا سالانہ خرچ بیس لاکھ ٹن ہے۔ پاکستان میں صرف ۶ لاکھ ٹن کوئلہ نکلتا ہے۔ اس طرح غیر ملکی زرمبادلہ میں کافی بچت ہو جائے گی۔ اس رقم سے ملکی صنعت کو فروغ حاصل ہو سکے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سوئی گیس کے ذخائر سے اگر روزانہ دس کروڑ کیوبک فٹ گیس خرچ کی جائے۔ تو یہ ذخائر ساٹھ سال تک کام آئیں گے۔ اور سال بھر میں جتنی گیس کام میں لائی جائے گی۔ اس کے لئے ۹ لاکھ ٹن کوئلہ خرچ کرنا پڑتا۔

اس گیس سے بچت کا اندازہ جو غیر ملکی زرمبادلہ کی صورت میں ہوگا۔ تکمیل سے ۹۰ لاکھ پونڈ سالانہ تک ہوگا۔ موجودہ سکیم کے مطابق سوئی گیس کو پائپ لائن کے ذریعہ کراچی پہنچایا جائے گا۔ اس سے سکھر روہڑی حیدرآباد کراچی کے صنعتی کارخانوں کو ارزاں ایندھن بہم پہنچایا جائے گا۔

بنگال کو مکمل طور پر اشتراکی دائرۂ اثر میں لانے کی مہم

متعدد کمیونسٹ لیڈر مشرقی پاکستان پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے کمیونسٹوں کے پانچ چوٹی کے لیڈر خفیہ طور پر مشرقی پاکستان پہنچ گئے ہیں ان کا تعلق کومنفارم کی جنوب مشرقی ایشیائی برانچ سے ہے۔ اور وہ مشرقی پاکستان کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم کریں گے کہ مقامی کمیونسٹوں کی مدد سے مشرقی پاکستان کو کلی طور پر اشتراکی دائرۂ اثر میں لانے کے لئے کونسا مؤثر لائحہ عمل اختیار کیا جائے

معلوم ہوا ہے۔ کہ اب تک بھارتی کمیونسٹ لیڈر کلکتہ سے مشرقی پاکستان کے کمیونسٹوں کی رہنمائی کرتے رہے ہے۔ اور انہیں خفیہ طور پر روپیہ بھیجتے رہے ہیں۔ وہ اس صوبہ کی مشرقی سرحد پر آسام میں لوشائی کی پہاڑیوں میں مسلسل دورے بھی کرتے رہے ہیں۔ لیکن تقسیم کے بعد انہیں مشرقی پاکستان میں داخل ہونے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ لیکن یہ پہلا موقعہ ہے کہ پانچ بھارتی کمیونسٹوں کا ایک دستہ صوبہ میں وارد ہوا ہے۔ انہوں نے ڈھاکہ میں چند روز قیام کے بعد صوبہ کے دور افتادہ اضلاع کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ مقامی کمیونسٹ اپنے "سرپرستوں" کی نقل و حرکت کو انتہائی خفیہ رکھ رہے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ بالا پانچ کمیونسٹ لیڈروں کے علاوہ بھارت کی انقلابی کمیونسٹ پارٹی۔ اور انقلابی سوشلسٹ پارٹی کے بعض قائدین اور کارکن بھی مشرقی بنگال میں موجود ہیں۔ انہوں نے یوتھ لیگ اور گناتنتری دل کی صفوں میں گھس کر صوبہ میں اشتراکیت کے لئے فضا ہموار کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔

ڈاکٹر جگن کو چھ ماہ قید

جارج ٹاؤن۔ ۱۳ اپریل۔ برطانوی گی آنا کے معزول وزیراعظم ڈاکٹر چیڈی جگن کو عدالت نے چھ ماہ قید کا حکم سنایا ہے۔ انہوں نے اپنی نقل و حرکت پر عائد کردہ پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔

رمضان کے بعد لیگ کا کنونشن ہوگا

کراچی، ۱۳ اپریل آج پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مرکزی لیگ۔ پارلیمنٹری پارٹی کی اس سفارش کو منظور کر لیا کہ مسلم لیگ کی تنظیم نو سے متعلقہ مسائل طے کرنے کے لئے مسلم لیگ کا ایک کنونشن بلایا جائے یہ کنونشن رمضان المبارک کے بعد ہوگا۔

عاملہ نے صدر مسٹر محمد علی کو کنونشن کی تاریخ مقرر کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔ کنونشن رمضان المبارک کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر بلائی جائے گی۔

۲ میں عدلیہ اور انتخابات کے بارے میں دستوری سفارشات پر غور کیا گیا۔ پارٹی کا آئندہ اجلاس جمعرات ۱۵ اپریل کو منعقد ہوگا۔

روسی افسر نے آسٹریلیا میں پناہ لے لی

کینبرا ۱۳ اپریل:۔ آسٹریلیا کے وزیراعظم مسٹر رابرٹ منیزز نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ روسی سفارتخانے کے تھرڈ سیکرٹری مسٹر ولیڈمیر پیٹروف نے آسٹریلیا میں سیاسی پناہ لینے کی درخواست کی ہے یہ درخواست منظور کر لی گئی ہے۔ اور وہ روسی سفارتخانے میں اپنے فرائض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔

آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ حکومت آسٹریلیا میں جاسوسوں کی سرگرمیوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن قائم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ مسٹر پیٹروف کی فراہم کردہ اطلاع کے مطابق آسٹریلیا میں روسی خفیہ پولیس کے آدمی موجود ہیں۔ اور بعض آسٹریلوی باشندے بھی ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا کے سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق مسٹر پیٹروف روس میں روسی خفیہ پولیس کے افسر اعلیٰ تھے۔

شاہ سعود ۲۰ اپریل کو لاہور پہنچیں گے

لاہور ۱۳ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب کے شاہ سعود ۲۰ اپریل کو پانچ بجے سہ پہر پشاور سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچیں گے۔ اور ہوائی اڈے سے شاہی جلوس کی صورت میں گورنمنٹ ہاؤس آئیں گے۔ لاہور کے شہریوں کو یہ جلوس دیکھنے۔ اور شاہی مہمان کا خیر مقدم کرنے کی اجازت ہوگی۔

شاہ سعود ۲۱ اپریل کی صبح کو لاہور چھاؤنی میں بعض فوجی یونٹوں کا معائنہ کریں گے۔ اور دوپہر کا کھانا فوجی حکام کے ساتھ تناول کریں گے۔ اسی دن ساڑھے چار بجے سہ پہر آپ شالامار باغ میں لاہور کے شہریوں کی طرف سے دی گئی ایک دعوت چائے میں شرکت کریں گے۔ اور رات کو ساڑھے سات بجے سے لے کر پونے نو بجے تک اقبال پارک میں پبلک ریلیف دیکھیں گے ـــــ شاہی مہمان اگلے دن ۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء علی الصبح لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔

مرکزی لیگ پارلیمنٹری کا اجلاس

کراچی ۱۳ اپریل۔ آج مرکزی لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا اجلاس اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا جس

فیڈرل کورٹ نے مسٹر عبدالستار نیازی کی درخواست مسترد کر دی

"پارلیمنٹ مارشل لاء انڈمنٹی ایکٹ منظور کرنے کی مجاز ہے"

لاہور ۱۳ اپریل۔ مسٹر جسٹس۔ ایس ایم اکرم، مسٹر جسٹس ایم شہاب الدین اور مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس مشتمل فیڈرل کورٹ کے فل بنچ نے مسٹر عبدالستار خاں نیازی کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ اس درخواست کے ذریعہ لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ اور حکم کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی۔

مسٹر جسٹس اکرم اور مسٹر جسٹس کارنیلیس نے علیحدہ علیحدہ فیصلے لکھے ہیں۔ لیکن دونوں ایک ہی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ مسٹر جسٹس ایم شہاب الدین نے مسٹر جسٹس کارنیلیس کے فیصلہ سے اتفاق کیا ہے۔

یاد رہے مسٹر عبدالستار خاں نیازی کی درخواست سماعت ۱۵ اپریل سے ۱۷ مارچ ۱۹۵۳ء تک ہوتی رہی تھی۔ مسٹر نیازی کی طرف سے مسٹر منظور قادر اور گورنمنٹ کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوئے۔

مسٹر نیازی کو پچھلے سال مئی کے مہینہ میں ایک فوجی عدالت نے چودہ سال قید بامشقت کی سزا سنائی تھی۔ انہوں نے جون ۱۹۵۳ء میں لاہور ہائیکورٹ میں رہائی کے لئے درخواست پیش کی تھی۔ درخواست میں یہ دعوےٰ کیا گیا تھا۔ کہ چودہ سال قید کی سزا غیر قانونی اور ناجائز ہے لیکن لاہور ہائیکورٹ نے ۳ جولائی ۱۹۵۳ء کو مسٹر نیازی کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ چنانچہ ۱۷ اگست کو مسٹر نیازی کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی اجازت طلب کرنے کے لئے درخواست دائر کی گئی تھی۔ اسی دوران ۳ نومبر ۱۹۵۳ء کو مارشل لاء انڈمنٹی ایکٹ کی منظوری حاصل ہو گئی۔

کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد اکرم نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ یہ فیصلہ کرنا فوجی حکام کی بجائے ایگزیکٹو حکومت کا کام ہے۔ کہ وہ کس مرحلہ پر بلا خطر نظم و نسق دوبارہ اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے کیونکہ ایگزیکٹو حکومت ہی فوج کو اپنی امداد کے لئے طلب کرتی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ ۲ کے تحت مارشل لاء کا عرصہ ۶ مارچ سے ۱۵ مئی تک بتایا گیا ہے۔ یہ دونوں تاریخیں ۴۴

۴۴ مارشل لاء کے عرصہ میں شامل ہیں۔ اور ۱۵ مئی کو ہی سزائے موت سنانے کے بعد اس میں تخفیف کی گئی تھی۔

مسٹر جسٹس محمد اکرم نے لکھا ہے کہ فیڈرل لیجسلیچر پوری طرح ایک با اختیار ادارہ ہے۔ لہذا یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کوئی قانون منظور کرنے کی مجاز نہیں۔

اسرائیل کے خلاف اردن کی شکایات

عمان۔ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ اردن نے اسرائیل کے خلاف صلح کمیشن کے پاس چار شکایات کی ہیں۔ ان میں اسرائیل پر الزام لگایا ہے۔ کہ اسکے فوجیوں نے اردنی دیہات پر شبخون مارا۔ اور اسرائیلی طیاروں نے اردن کے علاقے پر بلا اجازت پرواز کی۔

بینکوں کی تعطیل

لاہور۔ ۱۳ اپریل سٹیٹ بینک آف پاکستان اور لاہور میں دوسرے تمام کلیرنگ بینک ۱۶ اپریل کو "گڈ فرائیڈے" کی تعطیل پر بند رہیں گے۔

عالمی ادارہ صحت کی مالی مشکلات

لندن ۱۳ اپریل عالمی ادارہ صحت کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر ایم بی کنڈاؤ نے بتایا ہے کہ عالمی ادارہ صحت مالی مشکلات سے دوچار ہے اور اسے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں گوناگوں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ عالمی ادارۂ صحت اقوام متحدہ سے یہ درخواست کر رہا ہے کہ اس کا سالانہ بجٹ ۸۵ لاکھ ڈالر سے بڑھا کر ایک کروڑ تین لاکھ ڈالر کر دیا جائے۔

ڈاکٹر مصدق شاہ کے وفادار ہیں

تہران ۱۳ اپریل۔ سابق وزیراعظم ایران ڈاکٹر مصدق کو کل جبراً عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت کا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اور اس دوران میں آپ رو رو کر یہ کہتے رہے "میں شاہ کا وفادار ہوں۔ شاہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی خواہش کبھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوئی"۔

ڈاکٹر مصدق کی بھوک ہڑتال بدستور جاری ہے۔

امریکی امداد سے پاکستان کی آزادانہ حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان!

کراچی ۱۲ اپریل:- وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سٹر نارمن کلف سے پاکستان کو فوجی امداد پاک و ہند تعلقات، ہند چینی کی صورت حال اور ہائیڈروجن بم کے دھماکوں سے متعلق مسائل پر اظہار خیال کیا۔ اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے کہ امریکی امداد کو قبول کر کے پاکستان نے اپنی قسمت مغربی طاقتوں کے ہاتھوں میں دیدی ہے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ قدر و قیمت کے بعض پیمانے جن کی تیاری میں ہم مصروف ہیں۔ ہم تیار کرنے میں لگے رہیں گے۔

جن جن مقامات پر ہماری پالیسیاں اور ہمارے اغراض و مقاصد باہم متصادم ہوں گے۔ ہم اختلاف عمل کی راہ اختیار کرتے رہیں گے۔ اگر مشترکہ دفاع کے پہلو پر احساسات میں یکسانی ہوگی۔ تو اتحاد کا درجہ بڑھا ہوا ہوگا۔ اور اگر بدقسمتی سے اغراض و مقاصد کے لحاظ سے جدا رہیں گے یا ان میں فاصلہ بڑھتا جائے گا۔ تو اتحاد کا درجہ اتنا ہی گھٹ جائے گا۔

مثال کے طور پر نوآبادیاتی تسلط کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ پر ہم نے اقوام متحدہ میں مغربی طاقتوں کی اکثر مخالفت کی ہے۔ اور روسی حکومت ہماری حمایت میں رہی ہے امریکی امداد کے سلسلہ میں میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس راہ پر نہ چلنے کی کونسی وجوہات کا اضافہ ہو جائے گا۔ ہم اپنے نقطۂ نگاہ پر زور دینے کا پختہ ارادہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ انہیں حالات کی مانند نوآبادیاتی نظام کی حامی طاقتیں ہماری تائید سے دریغ کریں گی۔ تو مشرقی گروہ ہماری پشت پناہی میں قدرتی رستہ پر چلیگا۔ پھر حالات میں فرق کہاں سے پڑا۔ امریکی سفیر مسٹر ہلڈرتھ کی اس رائے پر بحث کرتے ہوئے کہ اگر پاکستان چاہے تو تیسری عالمگیر جنگ میں غیر جانبدار رہ سکتا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ غیر جانبداری کا امکان صرف کسی قوم یا کسی حکومت کی ذاتی مرضی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ اس امر کا فیصلہ کرنے میں بہت سے دیگر عوامل بھی شامل ہیں کوئی حکومت یا قوم خوشی سے نہیں چاہتی۔ کہ جنگ کی تباہیوں کو اپنے سر پر نازل ہونے کی دعوت دے۔ اگر بڑی طاقتوں میں جنگ چھڑ ہی گئی تو کوئی چارہ نہ رہے گا تو غیر جانبداری کے تصور کی حقیقت احمقوں کی جنت کے سوا اور کچھ نہ ہوگی۔ دنیا کی اکثریت کو حالات کی مجبوریوں، سلطنتوں اور حریف قوتوں کی ضرورتوں کے ماتحت کسی نہ کسی طرف کا ساتھ دینا پڑے گا۔ لہذا کسی مخصوص ملاقے میں غیر جانبداری کے مفروضہ پر بحث کرنا سراسر قبل از وقت نہیں بلکہ بیفائدہ ہے۔

پاک ہند تعلقات

پاکستان اور بھارت میں بعض پالیسیوں میں اشتراک عمل کے سوال کی طرف رجوع کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ مظاہروں کی بھی کمی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر بین الاقوامی میدان میں پاکستان اور بھارت کی راہ عمل بعض اوقات ایک ہی ہے۔ اور ہم اس طریقے کو آئندہ بھی جاری رکھیں گے۔

ہند چینی کی صورت حال!

ہند چینی کی صورت حال کی طرف لوٹتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ایشیائی نقطہ نگاہ سے ہند چینی کی جدوجہد مغربی تسلط اور اشتراکیت کی کشمکش ہے۔ یہ دو آفتوں میں انتخاب کرنے والی بات ہے۔ آزادی اور امن کی فضا میں ہند چینی والوں کو اپنے ساتھ ملا لینے کا امکان میری رائے میں آج سے پانچ سال پہلے ختم ہو گیا تھا۔ جب کہ فرانس نے اس خطے کے لوگوں کو آزادی کے حق سے محروم کر دیا تھا۔ اس شک کو مزید تقویت فرانس کے دنیا کے دیگر حصوں میں ان علاقوں کے باشندوں کی خواہشات کا احترام نہ کرنے سے پہنچ رہی ہے۔ ہر کہیں فرانس چاہتا ہے۔ کہ وہ مقبوضہ ممالک میں کلی اختیارات کا مالک بنا رہے مثلاً شمالی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات اور زیر انتداب ملاقے میں وہاں ابھی وقت ہے۔ کہ قوم پرستوں کو اعتماد میں لیا جائے ہے۔

ایرانی تیل کی فروخت کیلئے متوازی بین الاقوامی ادارہ قائم کیا جائیگا

لنڈن ۱۳ اپریل:- عالمی منڈیوں میں ایرانی تیل کی فروخت کے لئے امریکی اور برطانوی تیل کمپنیوں کی طرف سے جو بین الاقوامی ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جاپان، اٹلی، جرمنی اور بلجیم کی تیل کمپنیاں بھی اسی قسم کا ایک متوازی ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہیں۔

امریکی اور برطانوی کمپنیوں کا ایک وفد ان دنوں تہران پہنچ چکا ہے۔ جو حکومت ایران کے ساتھ برطانیہ اور ایران کا جھگڑا ختم کرنے کے سوال پر بھی بات چیت کر رہا ہے۔ اٹلی، جاپان، جرمنی اور بلجیم کی تیل کمپنیاں اگرچہ چھوٹی چھوٹی کمپنیاں ہیں۔ لیکن ان کا خیال ہے۔ کہ وہ "آٹھ بڑی" کمپنیوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

ان میں سے کچھ خاص طور پر اطالوی اور جاپانی کمپنیاں ڈاکٹر مصدق کے دور حکومت میں ایرانی تیل خریدتی رہی ہیں۔ لیکن وہ اس تیل کو عالمی منڈیوں میں لانے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھیں۔ ابھی تک حکومت ایران کی طرف سے ان کمپنیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حکومت ایران اور اینگلو امریکی وفد کی گفت و شنید کامیاب نہ ہوئی۔ تو حکومت ایران ان حریف کمپنیوں کو استعمال کرے گی۔

بہر حال ان چھوٹی کمپنیوں کو پوری امید ہے۔ کہ اگر ایران اور اینگلو امریکی کمپنیوں میں کوئی سمجھوتہ ہو گیا۔ تو اس صورت میں بھی حکومت ایران تیل کا کچھ حصہ اپنے ذرائع سے فروخت کرنا چاہے گی۔ اور اس طرح ان چھوٹی کمپنیوں کو بھی میدان میں آنے کا موقع مل جائے گا۔

ہائیڈروجن بم کے دھماکے

ہائیڈروجن بم کے دھماکے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ جب تک بڑی طاقتوں کے درمیان بعض ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی نہ لگائی جائے۔ یا ان کا استعمال ممنوع نہ قرار دیا جائے۔ اس وقت تک یہ توقع رکھنا قطعاً بے سود ہوگا۔ کہ کوئی ایک فریق ان ہتھیاروں میں مزید ترقی کی کوشش ترک کر دے گا۔ اس مسئلہ کی حمایت میں کہ ایسی کوششوں کو بالکل ختم کر دینا چاہیئے۔ بہت کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ اس قسم کا ایک معاہدہ ہونا چاہیئے۔ اور موثر قوتوں کو اس کی تکمیل کا یقین دلانا چاہیئے۔ اگر اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تو کسی ایک پارٹی سے رضاکارانہ تعاون کی توقع کبھی نہیں کی جا سکتی۔ اور ان کے مطالبات پر کان دھرا جائے ان کے رضامندانہ تعاون کا یہی ایک طریقہ ہے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ وہاں بھی آخر یہی حالت نہ پیدا ہو جائے۔

بھارتی مقبوضہ کشمیر میں محصول ختم کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۴ اپریل: جموں کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بھارتی مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے بھارت سے درآمد یا بھارت برآمد کی جانے والی تمام اشیاء پر محصول آج سے ختم کر دیا ہے۔

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دی اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ نے تراجم قرآن پاک و کتب سلسلہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ جرمن اور ڈچ تراجم قرآن مارکٹ میں آکر قبول عام حاصل کر چکے ہیں۔ اور انگریزی ترجمۃ القرآن عنقریب طبع ہو کر احباب کی خدمت میں پیش ہونے والا ہے۔ اسی طرح دیگر یوروپین اور ایشیائی زبانوں میں تراجم قرآن پاک و کتب کا کام بھی کمپنی کے پروگرام میں شامل ہے۔

احباب جماعت کیلئے بہت عمدہ موقعہ ہے۔ کہ کمپنی کی شرائط کو پورا کر کے اشاعت قرآن پاک کے اس عظیم الشان کام میں حصہ دار بنیں۔ جس کے لئے کمپنی کوشاں ہے کمپنی کے ایک حصہ کی قیمت بیس روپیہ ہے لیکن اس وقت صرف -/۵ کی ادائیگی پر ایک حصہ الاٹ کیا جاتا ہے بقیہ رقم معمولی قسطوں سے عند الضرورت، کمپنی طلب کریگی۔ امید ہے۔ کہ احباب اس نیک مقصد کی تکمیل کے لئے کمپنی کے حصص خریدنے کی طرف توجہ فرمائینگے

(۲) کمپنی کے موجودہ حصہ داران کے سرٹیفکٹ الاٹمنٹ تیار ہو چکے ہیں حصہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر وہ خود مجلس مشاورت کے موقعہ پر تشریف لا رہے ہوں۔ تو کمپنی کے دفتر سے سرٹیفکٹ حاصل کر لیں۔ اور اگر وہ خود تشریف نہ لا سکیں۔ تو مشاورت پر آنے والے دوستوں کو سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے لئے تحریری مختار نامہ دیکر سرٹیفکٹ منگوا لیں۔

(خاکسار عبد المنان عمر چیئرمین دی اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ)